ہندو مذہب کی مقدس ہستیاں

سید تنظیم حسین

پاکستان میں باطل نظریات کا پرچار جس انداز سے کیا جارہا ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کچھ عرصہ سے بھارتی فلمیں ویدک کلچر جس میں سب سے بڑی کشش یہ ہے کہ اس میں رامش ورنگ،شراب نوش، نیم برہنگی اور مختلف انداز سے مرد و زن کے اختلاط کی اجازت ہے، ناپختہ ذہنوں کو متاثر کررہی ہے۔

اسلامی تعلیمات کے اعتبار سے زندگی ایک نعمت ہے خودکشی تو حرام ہے ہی جسم کو ذرا سی بھی تکلیف دینا بھی گناہ ہے کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے جبکہ ویدک کلچر میں ہندو مقدس ہستیوں کے نزدیک زندگی ایک زحمت ہے لہٰذا قابل حقارت ہے اور جسم کو تکلیف دینا ایک عبادت ہے۔

برصغیر کے عوام وخواص ہنود میں سادھوؤں کی جماعت کے متعلق کچھ نہ کچھ معلومات ضرور رکھتے ہیں لیکن انڈیا ٹوڈے(India Today) بابت ماہ جنوری ۹۲ء میں باپ بیٹے رامیش اور راجیش بیدی کی چودہ سال کی محنت کے بعد مرتبہ کتاب Sadhus میں شائع ہونے والے اقتباس اور اس سے متعلقہ اخلاق سوز اور ہیجان انگیز تصاویز سے سادھوؤں کی فکر و عمل اور ان کے عقیدت مندوں کی اندھی تقلید پر جو روشنی پڑتی ہے وہ یہ بتلانے کے لئے کافی ہے کہ بھارت میں ہندوؤں کی اکثریت ابھی تک انسانی شعور کی کس منزل میں ہے نیز بیسویں صدی میں بھی ایسے تعلیم یافتہ افراد کی تعداد کافی ہے جو ان ننگ دھڑنگ سادھوؤں کو مقدس انسان کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

سادھو: مذہب بھارت میں زندگی اور ثقافت کا اہم پتھر ہے ڈھائی ہزار سال سے زیادہ ہوئے یہ ملک زندگی سے کنارہ کشی کرنے والوں کی ایک منظّم جماعت کا وطن رہا ہے اور زندگی سے کنارہ کشی کرنے والوں کو سادھو یا سنیاسی، یوگی، منی، رشی، تپسوی، تیاگی، بابا اور گرو کہا جاتا ہے۔

یہ ویدوں کی روحانی وراثت کے پرستار اور ہندو روحانیت کے نمائندے سمجھے جاتے ہیں ان سادھوؤں کو ان کی پیشانی پر تلک اور ان کے لباس کی وضع قطع سے آسانی سے پہچانا جاسکتا ہے کہ ان کا تعلق سادھوؤں کے کس گروہ یا فرقہ سے ہے۔

ننگے NANGAS جو ہر اعتبار سے منفرد ہیں ہندوؤں کے دونوں بڑے فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ بالکل مادر زاد برہنہ رہتے ہیں۔لیکن اگر کبھی ان کو آبادی میں آنا ہوتا ہے تو اعضائے مخصوصہ کو ڈھانپ لیتے ہیں۔یہ لوگ بالوں سے متعلق سخت ضوابط کے پابند ہوتے ہیں ان کے لئے صرف دو راستے ہیں یا تو جسم کے پانچوں مخصوص حصوں پر بال رکھیں یا پانچوں جگہوں سے بال قطعی صاف کریں۔

عمومی طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ شیوShaiva فرقہ کے سادھوؤں کے سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ اولاً اس فرقہ کے گروہ کو یقین دلا دے کہ وہ اس سلسلہ کے سادھوؤں سے متعلق قواعد وضوابط کی سختی سے پابندی کرے گا اس کے بعد شیوا سلسلہ میں داخل ہونے والے افراد اکٹھے ہوکر خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کریں گے ایک ایک کر کے سب اپنے گرو کے آگے سجدہ ریز ریز ہوکر اس سے برکتوں کی درخواستیں کریں گے۔غسل کے دوران وہ تین بار لازمی طور پر ڈبکیاں لگائیں گے اور سورج دیوتا کی پوجا کریں گے،اور اپنا سابق لباس اتار پھینکیں گے ان کی نئی زندگی نئے لباس سے شروع ہوگی۔یہ نو وارد اشلوک (ہندو مذہبی عبارتیں) گاتے ہوئے متبرک دروا Durva گھاس اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے دیوتا کو پنڈ دالPindadana (جو کی روٹیاں جو میت کے لئے دی جاتی ہیں) کریں گے،یعنی پنڈ دان کی رسم ادا کریں گے اس رسم میں ہر نو وارد گیہوں رجو کے آٹے کی ۴۸ پنڈیان اپنے اسلاف کی روحوں کے ثواب کے لئے پیش کرتا ہے یہ رسم عموماً مرنے والوں کے لئے ادا کی جاتی ہے لیکن اس موقع پر اس رسم کی ادائیگی سے مقصد خود نو وارد کا اپنی دنیاوی موت سمجھ کر روحانی زندگی میں داخل ہونا ہے،جس کے لئے وہ خود کو وقف کر دیتا ہے بعد ازاں اس رات کو خفیہ اور آخری رسومات ادا کی جاتی ہیں اور اس طرح نو وارد کی اس سلسلہ میں شمولیت پکی ہو جاتی ہے۔واضح رہے کہ آگے چل کر جب اس سادھو کی حقیقی معنی میں موت واقع ہوتی ہے تو پھر اس کے لئے کوئی رسم ادا نہیں کی جاتی اور اس کے انتقال پر سادھو کے جسم کو یا تو دفن کر دیا جاتا ہے یا اس کی میت دریا میں بالخصوص دریائے گنگا میں بیٹھی ہوئی حالت میں بہا دیا جاتا ہے۔

عام طور پر سادھوؤں کے کسی سلسلہ میں داخل ہونے کیلئے کوئی سال مخصوص نہیں ہے،لیکن برہنہ سادھوؤں کے ڈگمبر (Digambar) سلسلہ میں داخلہ صرف کمبھ کے میلہ میں ہوتا ہے جو ہر

بارہ سال کے بعد الہٰ باد کے قریب ''پریاگ'' کے مقام پر شمالی بھارت میں منعقد ہوتا ہے'' پریاگ'' کے مقام پر تین دریا گنگا جمنا اور سرسوتی ملتے ہیں۔ مونڈن(Mundan) کی رسم کی ادائیگی کے موقع پر داڑھی اور دیگر مقامات کے بال صاف کرنے کے بعد کپڑے غریبوں میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں اگر کوئی لینے والا نہیں ہوتو جلا دیئے جاتے ہیں اس موقع پر وہ صرف لنگوٹ پہنتے ہیں۔

کمبھ میلہ: کمبھ میلہ دنیا کا سب سے بڑا مذہبی میلہ ہے جو ہر بارہ سال بعد منعقد ہوتا ہے اس کو سادھوؤں کی (Parliament) پارلیمنٹ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میلہ میں شرکت کے لئے بھارت کے کونے کونے کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی سادھو آتے ہیں۔ اس موقع پر سادھوانہ زندگی کی بوالعجبیوں اور وسعتوں کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے، مثال کے طور پر ۱۹۸۹ء کے پریاگ کے مقال پر کمبھ میلہ میں (جو آنندا کھاڑے کا سادھو ہے) برکتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ پٹن بھارتی نو سال سے ایک پیر پر کھڑا ہے اس کو ہندی زبان میں الیستادہ سادھو (Khadeshwaribaba) کہا جاتا ہے۔ یہ شخص کھڑے کھڑے سو جاتا ہے اس کے علاوہ اس نے چپ رہنے کی قسم کھائی ہے۔ اس کی خوراک صرف پھل یا سنگھاڑے یا کوٹو ہیں وہ سبزیاں اور دودھ بھی استعمال کرتا ہے اور ضلع مونگھیر (بہار) میں اس کی کٹیا ''اشوک دھاما لکھیا روی'' کے مقام پر ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ وشنو(Vaishnava) فرقہ میں ۱۹ قدامت پسند اور ۳۳ روشن خیال ذیلی فرقہ ہیں اس کے علاوہ تین جنگجو سادھوؤں کی جماعتیں ہیں جو گروکل کی ورزش خانوں (اکھاڑوں) میں تربیت یافتہ ہوتے ہیں اور ان کا مقصد ہندو مذہبی اور اس کے ذیلی فرقوں کی حفاظت ہوتا ہے وشنو سادھو ماتھے پر جو تلک لگاتے ہیں اس کی سولہ قسمیں ہوتی ہیں اور جسم پر جو نقش بناتے ہیں وہ چودہ قسم کے ہوتے ہیں اس طرح شوا(Shaiva) کے نام سے وابستہ آٹھ قدامت پسند اور دو اصلاح پسند فرقہ ہیں ان کے ہاں ۲۴ طرح کے تلک لگائے جاتے ہیں اور گیارہ امتیازی نشانات ہوتے ہیں۔

دشنامی (Dashanami) اکھاڑوں کے ننگے قرون وسطیٰ میں مسلمان حملہ آوروں کے مقابلہ میں پیش پیش تھے۔ جونا(Juna) اکھاڑے والے تو خصوصی طور پر برطانوی اقتدار کے دو سوسالہ دور میں آزادی کی جنگوں میں شریک رہے، دشنامی سادھو تو مذہبی جنگوں کے لئے خاص

طور پر مشہور ہیں۔ شری مہاراجہ ورتا کشپوری نے بتایا کہ ناگے یوگا کی شدید مشقوں سے اپنے عضو مخصوص اور دوسرے اعضاء پر حیرت انگیز کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں، جس کا مظاہرہ وہ کمبھ میلہ کے موقع پر کرتے ہیں اور ان مظاہروں میں وزن اٹھانا، چلتی ہوئی موٹروں کو روک لینا شامل ہیں۔ ان دنیا تج کرنے والوں کے دنیاوی آرام و آسائش سے انکار کو ہندوؤں کے ہاں انتہائی احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ رکنی اگھوری سادھو جس طرح مہذب زندگی کے طور طریقوں کے خلاف کرتے ہیں اس کو سن کو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس سلسلہ کے سادھو صرف شمشمان بھومی (وہ جگہ جہاں ہندو اکثر مردہ جلاتے ہیں یہ جگہ اکثر دریا کے کنارے ہوتی ہے) میں رہتے ہیں، یہ سادھو اپنا کھانا جلتی ہوئی چتا (میت) پر پکاتے ہیں اور کسی مردے کی کھوپڑی (Skull) کو کھانے کیلئے استعمال کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی چیز حرام نہیں۔ یہ گندگی و غلاظت (پیشاب، پیخانہ وغیرہ) حتیٰ کے مردے کا گوشت تک کھا لیتے ہیں، پیشاب پی لینا تو کوئی بات ہی نہیں یہ سادھو ہڈیاں یا انسانی ہار بنا کر پہنتے ہیں اور شمشان بھومی میں ارتھی سے شال اتار کر بستر کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اپنے بدن پر چتا (میت) کی راکھ ملتے ہیں۔ یہ زیادہ تر قطعی مادر زاد برہنہ رہتے ہیں اور ستر پوشی کے لئے اکثر درختوں کی شال استعمال کرتے ہیں اگھوری قسم کے سادھو انسان کی کھوپڑی کو آنکھوں کے حلقوں سے ذرا اوپر سے کاٹ کر مذہبی رسومات میں نیز پانی پینے یا کھانا کھانے کے لئے کٹورے کے طور پر استعمال کرتے ہیں لیکن ان کے قوائد وضوابط کے مطابق یہ کھوپڑی مرد کی ہونی چاہئے۔ عام سادھوؤں کے پاس ایک کٹورا خیرات ڈالنے کے لئے ہوتا ہے اور پانی پینے کے لئے کمنڈل ہوتا ہے۔ لیکن اگھوری سادھو انسانی کھوپڑی سے تراشیدہ پیالہ ہر مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں جس میں فرضی خداؤں کی پوجا پاٹ بھی شامل ہے جس کے ذریعہ وہ خفیہ منتروں کی روحانی طاقت کے حصول کی بھی امید رکھتے ہے۔ کمبھ میلہ صدیوں سے دنیا بھر میں مرد اور عورتوں کا سب سے بڑا میلہ رہا ہے۔ یہ مقدس لوگوں کا سب سے بڑا اجتماع ہے جس میں دنیا بھر سے سادھو آتے ہیں اور دریا کے کنارے ایک جم غفیر ہوتا ہے جو ایک چھوٹی سی وقتی آبادی کی شکل اختیار کر لیتا ہے

کمبھ میلہ کا نقطہ عروج وہ منظر ہے جب میلہ کی چھ سات تاریخوں میں سادھو اشنان کرتے ہیں اور ان کے بعد عوام کا نمبر آتا ہے گزشتہ سالوں میں اشنان میں ترجیح کا مسئلہ کشت وخون کا باعث ہوا اور اب حکومت نے ترجیحات مقرر کر دی ہیں۔ جس کے اعتبار سے ناگوں (شیو کے پرستاروں کو) وشنو کے پرستاروں پر ترجیح دی گئی۔ وشنوک ناگوں کے بعد اداسی نیا اکھاڑہ کا نمبر آتا ہے اور اس کے بعد اداسی پرانا اکھاڑا، نانک پنتھی اور نرما سادھوؤں کا نمبر آتا ہے شیو کے اکھاڑوں میں بھی ترجیحات ہیں۔ شاہی اشنان اپنی شان وشوکت کے لحاظ سے انتہائی تعجب خیز ہیں۔

شاہی اشنان کی ابتداء کا وقت منجم متعین کرتے ہیں یہ اشنان گجردم شروع ہوتے ہیں لیکن طلوع آفتاب سے قبل کی تاریکی کا سینہ ان مشعلوں سے چھلنی ہو جاتا ہے جو ساھوؤں کی ہمراہ ہوتی ہیں یہ منظر سادھوؤں کے پرستاروں کے لئے بہت تابناک ہوتا ہے وہ سادھوں کے گزر جانے کے بعد زمین پر پڑے رہتے ہیں اور اپنی پیشانیوں کو سادھوؤں کی پیروں کی خاک سے آراستہ کرتے رہتے ہیں

اساتذہ کرام بالخصوص

عہدیداران، اراکین وممبران سے خصوصی درخواست

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے ہماری خواہش ہے انجمن کے آئین کے مطابق زیادہ سے زیادہ سیمینارز، کانفرنسیں اور ورکشاپ منعقد کریں لیکن محدود وسائل کے سبب اس پر عمل کرنا دشوار ہوتا ہے۔

بعض اساتذہ کی رائے تھی کہ یہ اخراجات اساتذہ کرام اپنی تنخواہوں سے ادا کریں۔

لہٰذا ہم تمام اساتذہ سے درخواست کرتے ہیں وہ دام درم سخے صوبائی وقومی سیرت کانفرنس کے لیے فوری تعاون سے آگاہ فرمائیں تا کہ پروگرام کی تفصیلات کا جلد سے جلد اعلان کیا جا سکے۔

میں ان اساتذہ کا انتہائی شکر گذار ہوں جنہوں نے اب تک تعاون فرمایا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

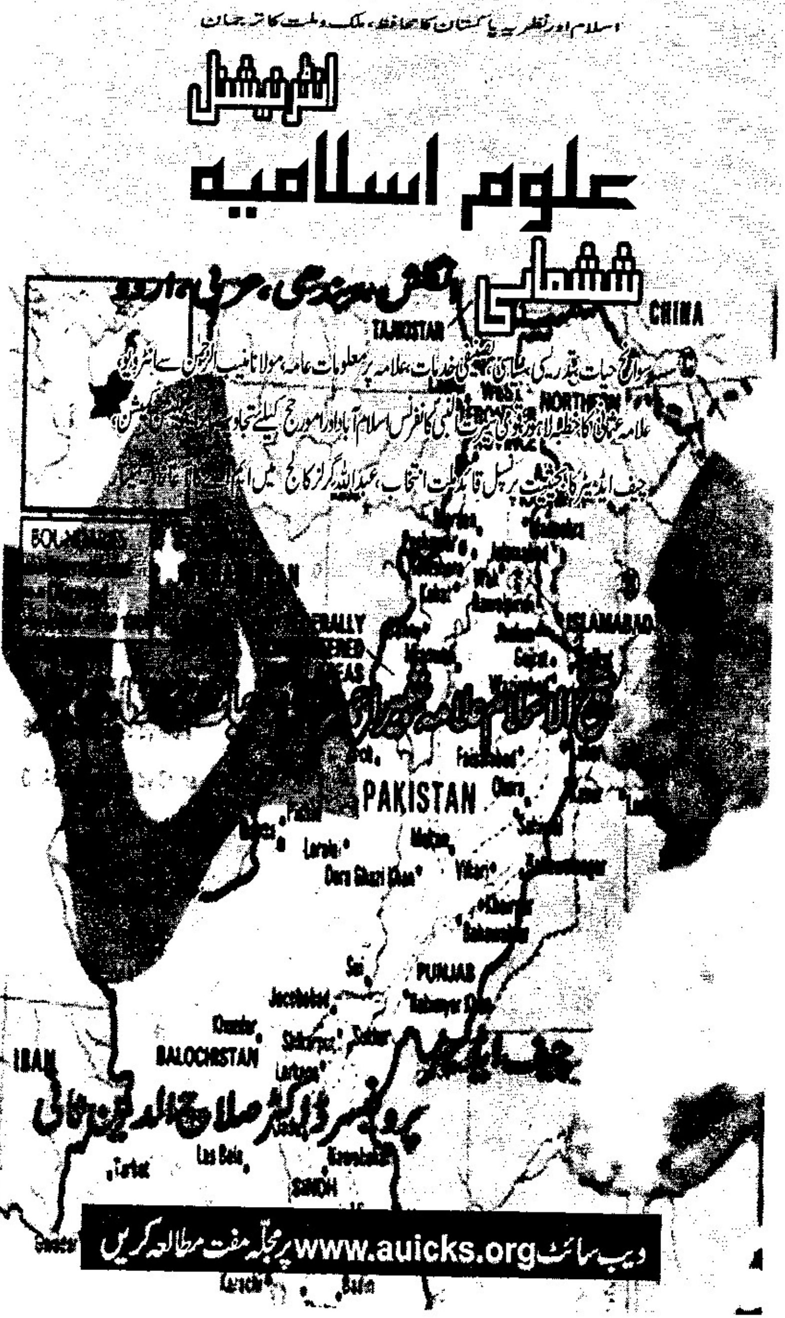
اسلام اور نظریہ پاکستان کا محافظ، ملک وملت کا ترجمان
انٹرنیشنل
علوم اسلامیہ
ششماہی
CHINA
TAJIKISTAN
PAKISTAN
PUNJAB
BALOCHISTAN
IRAN
SINDH
ISLAMABAD
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی
ویب سائٹ www.auicks.org پر مجلہ مفت مطالعہ کریں